بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

قَال اللّٰہ تعالٰی مَنۡ یَّھۡدِاللّٰہُ فَھُوَالۡمُھۡتَدِی (جزء۹، رکوع۱۲)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پائے

الحمد للّٰہ منة

مجمع الآیات وتصدیق الآیات

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

(باہتمام)

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیرآباد حیدرآباد، دکن

۱۳۷۷ھ ہجری

https://theimammehdi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاتح ابواب کنوز قدیم (از دیوان مہریؒ)

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہؒ کی ولادت کا ۹۸۹ھ ہے۔ آپ حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ نبیرۂ امام علیہ السلام کے پوتے اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشد حُسین ولایتؒ نبسہ امام علیہ السلام کے نواسے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاعر منور میاں صاحبؒ نے آپ کی شان میں فرمایا ہے۔

جانشین مہدی موعودؑ کا خاصہ تو ہے　　پوتے کا پوتا نواسے کا نواسہ تو ہے

شہِ خوندمیرؒ کے دلبر کا دلاسا تو ہے　　مجلسِ نور محمدؒ کا خلاصہ تو ہے

مشکل ہر دو جہاں ذات سے تیری ہوئی حل

حضرت سیدنجی خاتم المرشدؒ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے ''میرا قائم مقام ہوگا''۔ آپ اپنی کم عمری میں قدرۃً علم کسبی و وہبی میں وحید الزماں تھے۔ آپ کی فضیلت وفقاہت امام علیہ السلام کی گروہ مبارک میں اشہر تھی، حتیٰ کہ علماء احناف بھی مشکل سے مشکل مسائل آپ سے حل کرتے تھے۔ آپ کے والد بزرگوار بندگیمیاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیلؒ بن بندگی میراں سید یعقوب شجرۃ المرشدینؒ آپ سے بعضے آیاتِ قرآنی کے معانی امتحاناً دریافت فرماتے اور آپ اکثر تفاسیر کے حوالہ سے معانی عرض کرتے تو آپ کے والد بزرگوارؒ فرماتے کہ ''قاسم جی مجتہد ہے'' نیز بشارت فرمائی ہے کہ ''میں سو قاسم جی، قاسم جی سو میں'' آپؒ نے دین مہدی علیہ السلام کی ہدایت واشاعت کے لئے جتنے رسالے اور مکاتیب تحریف فرمائے ہیں وہ مشہور ہیں۔ (منجملہ اُن کے ایک مجمع الآیات بھی ہے)۔ چون برس کی عمر شریف میں بتاریخ ۱۷/ محرم الحرام ۱۰۴۳ھ آپ کا وصال مبارک ہوا۔ آپ کا حظیرہ معلیٰ حیدر آباد دکن محلّہ مشیر آباد میں واقع ہے جو مصدقان امام علیہ السلام کی زیارت گاہ ہے (ملاحظہ ہو تاریخ سلیمانی)۔ قوم میں یہ نقل شریف مشہور ہے کہ حضرت بندگیمیاں سید نور محمد خاتم کارؒ نے بھی آپ کے متعلق فرمایا ہے کہ ''سید قاسم مجتہد ہے''۔ چنانچہ حضرت شاعر منور میاں صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ

ایک دن صحبت مرشد میں بہ پیش محراب　　سجدہ گہ شب کے اندھیرے میں ہوئی تھی نایاب

آپ نے اُٹھ کے بچھادی براق شیاب　　قبلۂ نور محمدؒ نے یہ فرمایا خطاب

مجتہد سید قاسم ہے کیا مسئلہ حل

https://theimammehdi.com

حضرت مجتہد گروہؓ کے زمانے سے لے کر اب تک جتنے صادقین متبقین اور علماء باعمل یعنے محافظین حدود شریعت و طریقت گزرے آپ کے اجتہاد پر متفق ہیں اور آپ کے اقوال کو برموقع حجت میں پیش فرمایا ہے۔

نیز ایک قلمی رسالہ میں جس کو حقیر کے پیرومرشد حضرت مولوی منور میاں صاحبؒ نے اپنی قلم سے تحریر فرمایا ہے منقول ہے کہ حضرت مجتہد گروہؓ کی خدمت وصحبت میں نوسو تارکانِ دنیا طالبان مولیٰ تھے جن میں احقر کے جداعلیٰ حضرت بندگی میاں سید شاہ محمدؒ بھی شامل اور حضرتؓ کے خلیفوں میں داخل ہے۔

از

احقر دلاور

مجمعُ الاٰیَات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے ثابت ہے جو بڑا مہربان رحم کرنے والا ہے جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو تمام جن وانس پر اوراس کو قرآن کی تعلیم دی وہ بڑی شان کا نبیؑ ہے۔ پھر پیدا کیا (نبی کے جیسا) انسان اوراس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی وہ مہدی آخرالزمان ہے۔ اللہ کی رحمت ہواُن دونوں پر اور اُن کی سب آل واصحاب پر تا کہ لوگ غور کریں اس کی آیتوں میں اور نصیحت پکڑیں عقل مند لوگ۔ امابعد۔ جان اے عزیز کہ حضرت امام علیہ السلام نے کلام اللہ کی چند آیتوں کو جو اللہ کی طرف سے بذریعہ الہام معلوم ہوئیں فرمایا ہے کہ یہ آیت میرے حق میں ہے اور یہ آیت میری قوم (صحابہؓ) کے حق میں ہے چنانچہ حضرت بندگی میاں ملک جیؒ صحابیٔ مہدیؑ نے فرمایا ہے کہ افمن کان علیٰ بینۃ کی نص کے مانند اٹھارہ شہادتیں مہدی علیہ السلام اور قوم مہدی علیہ السلام پر منجانب حق صادق آتی ہیں [1] اور بعضے اہل فضل بزرگوں کی زبان سے اِن سے زائید سنی گئی ہیں۔ فقیر کی سُنی ہوئی آیتوں میں سے چند آیتوں کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس اُمید پر کہ اگر صاحبِ تصدیق معائنہ کرے تو مہدی علیہ السلام کے نام کی محبت سے اِس رسالۂ مجمع آلایات والنقول کے مؤلف کو دعائے خیر کرے اور جہاں

---

[1] بندگی میاں ملک جی مہریؓ نے امام مہدی علیہ السلام کی شان میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔

اے امام مہدیِ موعودؑ آپ کا جسمِ مبارک تمام جانوں کی جان ہے اور آپ کے وصال کی خوشبو تمام جانوں کو زندہ کرنے والی ہے اور آپ کی روح کا جوہر دونوں جہان کا معدن ہے جو روح مقدس اعظم (جبرئیلؑ) کا حامل ہے اور یہ بات مسلم ہے کہ آپ پر ولایت مصطفےٰؐ ختم ہوگئی اور آپؑ کا زمانہ تمام زمانوں سے افضل ہے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے فتوحات مکی میں تحریر فرمایا ہے کہ۔ پس مہدیؑ وہی حکم فرمائیں گے جو فرشتے کے ذریعہ سے آپؑ پر اللہ کی طرف سے نازل کیا جائے گا۔ ایسا اللہ جس کو بھیجا تا کہ مضبوط کرے آپ کو اور یہی شرع حقیقی محمدیؐ ہے تا آنکہ آنحضرت علیہ السلام اگر زندہ ہوتے اور مہدی علیہ السلام کو دیئے ہوئے احکام آنحضرت علیہ السلام کے سامنے پیش کئے جاتے تو آنحضرت ﷺ وہی حکم فرماتے جو مہدی علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مہدی علیہ السلام کا حکم بعینہ شرع محمدیؐ ہے پس جب اس طرح کے نصوص۔ (تعلیمات) آپ کے پاس موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں تو آپ کو جائز نہیں ہے کہ آپ (باوجود اِن الٰہی تعلیمات کے) قیاس پر عمل فرمائیں اور اِسی واسطے آنحضرتؐ نے آپؑ کی شان میں فرمایا ہے کہ وہ (مہدیؑ) میرے نشان قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا پس ہم کو معلوم ہوا کہ مہدیؑ تابع ہیں نئی شریعت لانے والے نہیں۔

کہیں (مؤلف کے بیان میں) خطا اور سہو پائے اس کو دامن عفو میں چھپائے اور حتی الامکان اس کی اصلاح کی کوشش کرے۔اس مؤلف کے عیب کوظاہر کرنے کی کوشش نہ کرے پس بعض آیتیں جومحبوب دودواما مہدی موعودعلیہ السلام کے حق میں آئی ہیں۔ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ افمن کان علی بینه من ربہٖ (الآتہ)۔نقل ہے کہ امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے بیان کے وقت اس آیت سے اللہ کی جو مُراد ہے اللہ کی تعلیم اور اللہ کے حکم سے فرمایا کہ یہ مَن خاص ہے اس مَنْ سے مراد میری ذات ہے کہ میں مہدیِ موعود ہوں اور بیّـنَہ سے مراد محمدﷺ کی ولایت ہے جو محمدﷺ کا باطن ہے اور عین اللہ کا نور ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے ہوں۔ جان کہ یہ بیّـنَہ ایک ایسا مرتبہ ہے کہ بہت سے ناموں سے موسوم اور بے شمار خطابوں سے مخاطب ہے۔مثلاً: ولایت اللہ۔ حجۃ اللہ۔ بینۃ اللہ۔ روح اللہ۔ نور اللہ۔ ولایت محمدیؐ۔ نور محمدیؐ۔ باطن محمدیؐ۔ اور مخدوم سرفراز سید محمد گیسودرازؒ نے بحر المعانی میں حدیث انا مدینته العلم و علی بابها کی توضیح اذا مدینته العلم الولایته فرمائی ہے یعنی آنحضرتؐ نے فرمای کہ میں ولایت کے علم کا شہر ہوں اور علی اس شہر کا دروازہ ہے۔ جاننا چاہیئے کہ آنحضرت نے علی کرم اللہ وجہہ کو شہر ولایت کے علم کا دارواز ہ فرمایا ہے۔ اس فرمان سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ولایت (ذات مہدیؑ) کا ظہور حضرت علیؓ کی نسل سے ہوگا۔ ایک وقت فرمایا کہ مہدیؑ مجھ سے ہے روشن پیشانی، بلند بینی اور جٹ بھوں رکھنے والا ہے اور میرے قدم بقدم چلیگا اور خطا نہیں کریگا۔ ان دونوں حدیثوں سے ظاہر ہوا کہ ولایت اور مہدی امام آخر الزماں کی ذات عالی صفات کے خطاب ہیں۔ جیسا کہ علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ کیا مہدی ہم سے ہوگا یا ہمارے غیر سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا بلکہ ہم سے ہوگا۔ اللہ ختم کریگا دین کو اس پر یعنی ظاہر کریگا اس سے دین کو کامل طور پر اس کے زمانہ میں اور پہنچائے گا۔ اس کے اصحاب کو مقربین اور صدیقین کے مقام پر پس ان میں سے بعض اہل مشاہدہ اہل معائنہ اور اہل مکاشفہ ہوں گے۔ لیکن ان کو اللہ اور اولیاء اللہ کے سوا دوسرا انہیں پہچانے گا۔ جیسا کہ اللہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے اولیاء میری قبا میں ہیں نہیں پہچانے گا ان کو میرا غیر۔ اس روایت کو بیان کیا ہے حفاظ کی ایک جماعت نے اپنی کتابوں میں ان میں سے ابو القاسم طبرانی اور ابو نعیم اصفہانی ہیں اور آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ اے علی میں جس کا مولا ہوں تو اس کا مولا ہے تیرا گوشت میرا گوشت ہے تیرا خون میرا خون ہے اور آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میں اور علی ایک نور سے ہیں جب تک عبد المطلب کے صلب میں تھے۔ یہ تمام اشارے اس ولایت مصطفوی کی طرف ہیں جس کا ظہور علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے ہونا تھا پس افمن کان علی بینة من ربه کا معنی یہ ہے کہ آیا پس جو شخص کہ اپنے پروردگار کی طرف سے بغیر کسی واسطے کے ولایت محمدیﷺ (کی منصب) پر ہوگا یعنی مہدیؑ۔ هل یستوی مع من یا خذ من مشکوتہٖ کیا برابر ہوگا اس کے ساتھ جو لیتا ہے (فیض کو)

مہدیؑ کی مشکوٰۃ سے جیسا کہ کہا فصوص میں بیشک وہ لیا اسی معدن سے جس سے لیتا ہے وہ فرشتہ کہ وحی کرتا ہے بذریعہ اس کے رسول کی طرف اگر تو سمجھ گیا اس چیز کو جس کا میں نے اِشارہ کیا ہے تو تجھے علم نافع حاصل ہوگیا۔ اور نیز فرمایا نہیں دیکھے گا اس کو کوئی شخص اولیاء میں سے مگر ولی خاتم کی مشکوٰۃ سے یہاں تک کہ پیغمبر نہیں دیکھیں گے اس وقت کو جس وقت کہ دیکھیں گے مگر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے کیونکہ رسالت اور نبوت یعنی نبوت تشریعی اور آپ کی (آنحضرتؐ کی) رسالت تشریعی یہ دونوں منقطع [1] ہوجائیں گے اور ولایت منقطع نہ ہوگی۔ پس مرسلین اس وجہ سے کہ وہ اولیاء بھی ہیں نہیں دیکھیں گے اس کو جس کا ہم نے ذکر کیا مگر خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ کے کس طرح دیکھ سکتے ہیں اگرچہ خاتم الاولیاء حُکماً تابع ہے اُن احکام شریعت کے جن کو خاتم الرسلؐ نے لایا **ویتلوہ شاھد منه** اور اس کے (مہدیؑ کے) پیچھے آتا ہے گواہی دینے والا یعنی قرآن مہدی کے پروردگار کی طرف سے مہدیؑ کی سچائی کی گواہی دینے والا جیسا کہ قرآن نے ہمارے نبیؐ کی سچائی پر گواہی دی اور قرآن سے پہلے موسیٰؑ کی کتاب بھی گواہی دینے والی ہے۔ جان کہ قرآن سے پہلے عیسیٰؑ ہیں (عیسیٰؑ کی کتاب ہے) موسیٰؑ کی کتاب نہیں ہے۔ آیت شریفہ میں کتاب موسیٰؑ کے ذکر سے ثابت ہوا کہ اِس کتابِ موسیٰؑ کے ذکر سے مراد یہ ہے کہ اگلے انبیاءؑ کی

---

[1] یہاں اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ جب آنحضرتؐ کی نبوت اور رسالت تشریعی منقطع ہوگئی تو امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ باطناً نبی کیسے؟ تو کہا جاتا ہے حضرت میاں عبدالغفور سجاوندیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

اور سولھویں آیت اٹھائیسویں جز میں سورۂ جمعہ کے تیسرے ربع میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَاٰخرین منھم لما یلحقوا بِھم** (اور بھیجا آخرین میں انہیں میں سے جو نہیں ملے امیین سے) امام مہدیِ موعودؑ سے مروی ہے آپؑ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فرمایا کہ قولہ تعالیٰ **وَاٰخرین منھم** سے مراد فقط تیری قوم ہے اور **من الرسول مِنھُم** (ان میں کے رسول مقدر) سے مراد تیری ذات ہے میں کہتا ہو کہ حق وہی ہے جو مہدیِ موعودؑ نے فرمایا کیونکہ یہ معنی ظاہر ہیں آیت کے بیان میں اس لئے کہ اللہ کا قول **وَاٰخرین منھُم** معطوف ہے امیین پر اور معنی یہ ہیں کہ وہ خدا جس نے بھیجا رسول کو امیین میں وہ رسول محمدؐ ہیں اور بھیجا آخرین میں رسول کو وہ رسول مہدیِ موعودؑ ہیں **لما یلحقوا بِھم** دلالت کرتا ہے آخر زمانہ میں آنے والی قوم پر وہ مہدیِ موعودؑ کی قوم ہے جیسا کہ مہدیِ موعودؑ نے اللہ کی مراد بیان فرمائی ہے۔ پھر جان اے بھائی تحقیق کہ مہدی علیہ السلام نے اپنے حق میں اور اپنی قوم کے حق میں بہت سی آیتیں بیان فرمائی ہیں اور منجملہ ان آیات کے کہ اللہ تعالیٰ کا قول اور **وَاٰخرین منھم لما یلحقوا بِھم**۔

حضرت مجتہد گروہؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

اور کشف الحقائق میں اللہ تعالیٰ کے قول **وَاٰخرین منھم لما یلحقوا بِھم** کے تحت کہتا ہے کہ پس رسول آخر سے مراد مہدیؑ ہے اور دیلمی میں کہتا ہے کہ **فی الامیین رسولا** میں رسول محمدؐ ہیں اور آخرین میں رسول مہدیؑ ہیں پس ہماری بات ثابت ہوگئی وہ یہ کہ مہدیؑ کا ذکر اللہ کی کتابوں میں مسطور اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ مذکور ہے۔ چنانچہ کعب الاحبارؒ نے فرمایا کہ بے شک میں پاتا ہوں مہدیؑ کو لکھا ہوا انبیاءؑ کی کتابوں میں۔ (باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

ساری کتابیں قرآن کی شہادت کی طرح مہدیؑ کی گواہی دینے والی ہیں چنانچہ کعب الاحبارؓ نے فرمایا کہ بیشک میں پاتا ہوں مہدی کولکھا ہوا انبیاء کی کتابوں میں اس کے حکم میں ظلم اور عیب نہیں ہے۔اس روایت کوامام ابوعبداللہ نعیم ابن حماد نے بیان کیا ہے اماما و رحمة ۔دراں حالیکہ وہ مہدیؑ اُمت کے تمام اماموں کا امام ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے مہدیؑ کی امامت کے لئے درخواست فرمائی ہے جبکہ خدائے پاک و برتر نے فرمایا کہ میں بنانے والا ہوں تجھ کولوگوں کا امام (تو ابراہیمؑ نے) کہا اور میری اولاد میں سے۔یعنی ابراہیمؑ نے کہا کہ بنا میری اولاد میں سے اِمام جیسا کہ تو نے مجھے اِمام بنایا وہ اِمام اِمام مہدیؑ ہے۔اور اُمت کو(دنیا طلبی کی) ہلاکت سے بچانے کے لئے اللہ کی رحمت ہے جیسا کہ ہمارے نبیؐ نے خبردی ہے کہ۔کیونکر ہلاک ہوگی میری اُمت، میں اس کے اول میں ہوں اور عیسیٰؑ اس کے آخر میں ہے اور مہدیؑ میری اہل بیت سے اس کے درمیان ہے۔پس جولوگ منجانب اللہ اولی الالباب (صاحبان عقل) کے خطاب سے مخاطب ہیں اور یحبھم و یحبونہٗ (وہ قوم اللہ کو دوست رکھے گی اور اللہ اس کو دوست رکھے گا) اور قاتلوا و قتلوا (لڑے اور مارے گئے) کی

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ)

حضرت میاں سید شہاب الدین شہیدؒ نے حضرت میاں جنیدؒ کے مولفہ عربی رسالہ ثبوت امام مہدیِ موعودؑ کے حوالہ سے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

پھر مصنف رسالہ یعنی حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ سوم وہ ہے تحقیق کہ بعث نبی دو قسم پر ہے بعث اول اور بعث آخر مانند قول اللہ تعالیٰ کے ھوالذی بعث فی الامیین رسولاً منھم سے اللہ تعالیٰ کے قول وَاٰخرین منھم لمایلحق ابھم تک اور اللہ تعالیٰ کا قول واٰخرین معطوف ہے اُمیین پر یعنی پیدا کیا اللہ نے رسول کو آخرین میں ان ہی میں سے جو نہیں ملے اُمیین سے پس رسول آخر سے مراد مہدی علیہ السلام کی ذات ہے۔

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

اور اگر کہا جائے کہ (فرمانِ رسولؐ) ''میرا نام اس کے نام کے موافق ہوگا اور میری کنیت اس کی کنیت کے موافق ہوگی'' کا کیا معنی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ مہدیؑ اور رسولؐ کی طرح تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا اور رسول اللہؐ کی طرح تمام اسماءِ الٰہیہ کا مظہر ہوگا۔

حضرت شاہ خوندمیرؓ نے لفظ قلنا (ہم کہتے ہیں) جو فرمایا ہے اس ہم کہتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ ہم مہدیؑ کے تمام اصحاب کہتے ہیں کہ مہدیؑ رسولؐ کی طرح تمام صفات ظاہری اور باطنی سے موصوف ہوگا الخ اسی لئے حضرت مجتہد گروہؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

حضرت مہدی علیہ السلام کے تمام اصحابؓ کا اتفاق یہ ہے کہ محمد اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں اور تمام صفتوں سے موصوف ہیں مومنوں نے اس بات کو جان لیا کور باطنوں نے نہیں پہچانا۔ نیز حضرت مجتہد گروہؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

فی الجملہ یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ گئی ہے کہ محمد اور مہدی علیہما السلام ایک ذات ہیں موصوف بجمیع صفات ہیں عارفوں نے اچھی طرح سے جان لیا کوردلوں نے پہچانا تک نہیں۔جیسا کہ فرمایا نبیؐ نے کہ مہدیؑ ایک عزیز (غالب) مرد ہوگا جس کو عارفین ہی پہچانیں گے۔

امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ:۔(باقی حاشیہ صفحہ آئندہ پر)

صفات سے متصف ہیں۔ اولٰئک یومنون بہ۔ یہ سب مہدیِ موعودؑ کی ذات حق کی تصدیق کرتے ہیں جو برتری دیا گیا ہے بے حد فضل سے اور اکرام کیا گیا ہے بے شمار کرامت سے و من یکفر به من الاحزاب اور جو شخص تصدیق نہ کرے اور مہدیؑ کے حق ہونے کو چھپائے خواہ کسی گروہ سے ہو خواہ علماء سے ہو یا صلحا سے ملوک سے ہو یا سلاطین سے اغنیا سے ہو یا مساکین سے۔ فالنار موعده پس دوزخ کی آگ ہے اِس کا ٹھکانہ یعنے منکرانِ مہدیؑ کے لئے فلاتک فی مرية منه۔ پس تو اے محمدؐ اس مہدیؑ کے پیدا ہونے سے شک میں نہ رہو جس کا وعدہ تیرے ذریعہ سے کیا گیا ہے۔ انه الحق من ربک تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار کی جانب سے کیا گیا ہے صحیح اور درست ہے البتہ (اُسکا) ظہور تیری اہل بیت سے ہوگا۔ اسی طرح نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر باقی نہ رہے دنیا سے مگر ایک ہی دن تو اللہ اس دن کو دراز کردے گا یہاں تک کہ پیدا کرے گا اس دن ایک مرد کو میری اہل بیت سے اس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے موافق ہوگا۔ ولکن اکثر الناس لایومنون ۔ ولیکن بہت سے لوگ ایمان نہیں لائیں گے یعنی مخلوق کا ایمان نہ لانا بھی قرآن سے حضرت میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کی مہدیت کی سچائی کی دلیل ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل هذهٖ سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة یعنی کہہ دو اے ہمارے برگزیدہ حبیب کہ یہ میری راہ ہے بلاتا ہوں لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی طرف بینائی پر۔ انا و من اتبعنی میں اور جو میرا تابع تام ہے۔ یعنی مہدیؑ کہ وہ بھی بلائے گا خدائے تعالیٰ کی طرف بینائی پر۔ مہدی علیہ السلام سے منقول ہے (آپؑ نے فرمایا) کہ یہ من خاص ہے، جو میری ذات پر دلالت کرتا ہے دوسرے پر نہیں۔ اگر کہے تو کہ لفظ من مطلق ہے جو ہر ایک تابع پر دلالت کرتا ہے، پس کیونکر جانا گیا کہ یہ من خاص مہدیؑ کے حق میں ہے؟ تو ہم کہتے ہیں کہ مومنین کا لفظ مطلق ہے جو ہر ایک مومن پر دلالت کرتا ہے لیکن مخبر صادق (محمدؐ) کی زبان معجز بیان سے ثابت ہوا ہے کہ مومنین کا لفظ علی کرم اللہ وجہہ کی ذات عالی صفات پر خاص طور

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) وہاں بھی (پیغمبر کے پاس بھی) بے واسطہ فرمان خدا تھا لیکن پیغمبرؐ اس دعویٰ پر مامور نہ تھے اور یہاں بھی (مہدیؑ کے پاس بھی) جبرئیل ہیں لیکن دعویٰ جبرئیل نہیں۔

خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ کی حجت ہے خلق پر مانند انبیاءؑ کے اور منجانب اللہ آیا ہے الخ (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمینؑ)۔

توضیح بالا کی تحت جمہور مہدویہ کا یہ اعتقاد ہے کہ پیغمبر علیہ السلام ظاہراً نبیؐ اور باطناً ولی ہیں اور مہدیؑ ظاہراً ولی اور باطناً نبیؐ ہیں (ملاحظہ ہو شرح شرح سراج الابصار مولفہ حضرت میاں سید حسین عالمؒ و ملاحظہ ہو حرز المصلین مولفہ حضرت میاں سید زین العابدینؒ و ملاحظہ ہو ماہیۃ التصدیق مولفہ حضرت میاں سید شہاب الدین شہیدؒ)

پس جو شخص امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ ہمسر رسول اللہؐ کو باطناً نبی نہیں مانتا اور باطناً صفت نبوت سے متصف نہیں جانتا وہ فرمان خدا اور فرمان رسول و مہدی علیہما السلام و اجماع صحابہؓ و جمہور مہدویہ کے مسلمہ و متفقہ عقیدہ کا مخالف ہے رحم الله علی من النصف۔

پر دلالت کرتا ہے اسی طرح خلیفۃ الرحمٰن مبین القرآن (مہدیِ موعودؑ) کی زبان سے ثابت ہوا ہے کہ کلام اللہ کی اٹھارہ آیتوں میں لفظ من خاص میری ذات پر دلالت کرتا ہے کہ میں مہدیِ موعود ہوں اور ''مطلق کا اطلاق فرد کامل پر ہوتا ہے'' کے حکم سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ تمام اُمت مرحومہ میں مہدیؑ کے جیسا کوئی بھی نہیں اور مہدیؑ کا قول حجت ہے اس لئے کہ مہدیؑ حجۃ اللہ ہے اپنے تمام زمانہ والوں پر اور ابوشکور سالمی اپنی تمہید میں کہتے ہیں کہ حجت نہیں محتاج ہوتی دوسری حجت کی۔ مہدیؑ کی ذات باوجود حجت ہونے کے اس پر قرآنی دلائل ہر محل میں اس ذات انبیاءؑ صفات کو جو گھیرے ہوئے ہیں نور علیٰ نور کر دیئے ہیں۔ پس خدا کی بینائی پر مہدیؑ کی عام دعوت ہوگی اور مہدیؑ پر دعوت فرض اور سکوت حرام ہے۔ چنانچہ مصطفٰیؐ پر دعوت فرض تھی اور مہدیؑ کے سوا تمام اولیاءؒ پر سکوت لازم ہے کیونکہ مہدیؑ کی بعثت اُمت کی نجات کا سبب ہے۔ اس حدیث کے حکم سے کہ کیونکر ہلاک ہوگی میری اُمت میں اس کے اول میں ہوں الخ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ابراہیمؑ کے پروردگار نے ابراہیمؑ کو چند باتوں سے آزمایا۔

تفسیر لباب میں کہا ہے کہ:۔ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے وہ پانچ چیزیں ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے دس چیزیں ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول سے وہ تیس حصہ ہیں کہ تمام انبیاء علیہم السلام نے اُن کی پیروی فرمائی ہے اور ہمارے پیغمبرؐ نے جو عمل فرمایا وہ چالیس احکام ہیں۔ دس سورہ توبہ میں۔ توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے۔ اور دس سورۂ احزاب میں۔ بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔ اور دس سورہ مومنوں میں اپنی مراد کو پہنچ گئے ایمان والے اور دس سورۂ معارج میں مگر وہ نمازی جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہیں۔ فاتمھن۔ پس تمام کیا ابراہیمؑ نے ان تمام کو (اِن تمام باتوں پر عمل فرمایا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سے فرمایا کہ اِن امور کریمہ کی تعمیل کے عوض میں نے تجھ کو لوگوں کا امام اور رہنما کیا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اِمامت کی خلعت عطا فرمائی۔ جب ابراہیم علیہ السلام اس عطیہ بزرگ سے مسرور ہوئے **قال و من ذریتی ایضاً اجعل اماماً کما جعلتنی اماما** ۔ تو کہا میرے فرزندوں کو بھی امام کر جیسا کہ تو نے مجھ کو سارے جہاں کا امام بنایا۔

نقل ہے کہ حضرت امام مہدیؑ نے اس محل میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے فرمایا کہ اس امام سے مراد (جس کی درخواست ابراہیمؑ نے کی ہے) میری امامت ہے کہ میں ابراہیمؑ کی اولاد میں امام آخر الزماں ہوں چنانچہ کہا اے ہمارے رب ہم کو بنا اپنا فرمانبردار اور ہماری نسل میں بھی ایک جماعت اپنی مطیع۔ اور کہا اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول اِن ہی میں سے اس اُمت سے مراد اُمت رسولؐ ہے اور اس رسولؐ سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح اس امام سے مراد کہ ابراہیمؑ نے اپنی اولاد میں ہونے کی درخواست کی ہے امامِ مہدیؑ ہے۔

https://theimammehdi.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمدؐ اگر تجھ سے حجت کریں تو کہدے میں تو اپنے کو متوجہ کر چکا ہوں اللہ کی طرف اور وہ بھی متوجہ کردے گا اپنے کو اللہ کی طرف جو میرا تابع ہے۔ نقل ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ من اتبعن سے مراد میری ذات ہے کیونکہ میں مصطفیؐ کے قدم بہ قدم چلنے والا ہوں جیسا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ وہ (مہدیؑ) میرے قدم بقدم چلے گا اور خطا نہیں کرے گا۔ (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) اگر یہ اہل کتاب رسالت کی تبلیغ اور ہماری حجت کی ادائی کے بعد بھی تجھ سے حجت کریں تو اے حبیب کریم برگزیدہ قدیم کہدے کہ میں نے اپنی ذات کو خدا کے حکم کے حوالے کردیا ہے اور وہ شخص جو میرا تابع ہے یعنی مہدی علیہ السلام بھی میری طرح تمام احوال میں اپنی ذات کو خدا کے حوالہ کردے گا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا کہ کہدے میری نماز اور سب عبادتیں اور جینا اور مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰایھا النبی حسبک اللّٰہ ومن اتبعک من المومنین۔ اے ہمارے برگزیدہ پیغمبر کافی ہے تیرے لئے خدائے تعالیٰ جو تمام احوال اور تمام امور میں تیرے دوست اور کام بنانے والا ہے اور کافی ہے خدائے تعالیٰ اس کے لئے بھی جو تمام احکام شرعیہ میں تیرا تابع تام ہے۔ تمام مومنوں میں کوئی شخص اس کے مانند نہیں اور نہ ہوگا۔ وہ مہدیِ موعودؑ ہے یہ من (من اتبعک کا من) بھی خاص ہے مہدیؑ کی نقل سے ثابت ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (کہدو اے محمدؐ) اور وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ ڈراؤں میں تم کو اس قرآن سے اور وہ شخص جو میرے مقام کو پہنچا امام علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرمایا کہ یہ من خاص ہے اور اس من سے مراد میری ذات ہے کہ میں مہدیِ موعودؑ ہوں یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی زبان سے کہلایا کہ وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ ڈراؤں میں تم کو اس قرآن سے اور جو شخص کہ پہنچا میرے رتبہ کو وہ مہدیِ موعود ہے وہ بھی ڈرائے گا تم کو اس من بلغ کے من کا عطف یعنی متکلم پر اوحی الی ھذا القرآن و اوحی الی من بلغ یعنی وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن اور وحی کیا گیا ہے مہدیؑ کی طرف جو پہنچا میری منزل کو۔ اگر کہے تو کہ وحی قرآن پیغمبرؐ کی طرف ظاہر ہے وہ وحی مہدیؑ کی طرف کس طرح کہہ سکتے ہیں؟ تو جاننا چاہیئے کہ وہاں (پیغمبرؐ کے پاس) لفظ تھا اور یہاں (مہدیؑ کے پاس) معنی ہے جیسا کہ عیسیٰؑ نے خبر دی ہے کہ ہم تمہارے پاس تنزیل (الفاظ) لاتے ہیں رہی تاویل (معنی) پس لائے گا اس کو فارقلیط یعنی مہدیؑ اور یہ مہدیؑ ہی کا خاصہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر ہم پر ہے قرآن کا بیان یعنی مہدیؑ کی زبان سے اور لفظاً (لفظ وحی) بھی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ۔ اور ہم نے اِن دونوں (موسیٰؑ اور ہارونؑ) کو عطا فرمائی واضح کتاب باوجودیکہ ہارونؑ موسیٰؑ کو کتاب دینے کے وقت موسیٰؑ کے ساتھ نہیں تھے پس آتینھما الکتب کے یہی معنی ہیں کہ جیسا کہ خدا نے اپنی کتاب کی ماہیت اور معانی موسیٰؑ کو عطا کی اسی طرح خدا نے اپنی کتاب کی ماہیت اور معانی ہارونؑ کو بھی عطا کی اور۔ اوحی الی

ھٰذاالقرآن و اوحی الیٰ من بلغ کے معنی کی بھی یہی صورت ہے۔

دوسرا عطف من کا ضمیر انا پر جو انذر کم میں پوشیدہ ہے ای اناانذر کم ومن بلغ بمرتبتی ھو ایضاًینذر کم یعنی ڈراؤں میں تم کو اور جو مہدیؑ ہے پہنچے میرے رتبہ کو وہ بھی ڈرائے گا تم کو۔

تیسرا عطف من کا اوحی الی ھذاالقرآن لا نذر کم بہٖ و من بلغ کے معنی پر ای و من بلغ بالوراثۃ ھوا ایضاًینذر کم یعنی وحی کیا گیا ہے میری طرف یہ قرآن تا کہ ڈراؤں میں تم کو اور جو مہدیؑ ہے پہنچے یہ قرآن اس کو وراثۃً وہ بھی ڈرائے گا تم کو آخر زمانہ میں چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں تمہیں اپنی اہل بیت میں خدا کو یاد دلاتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔و کذالک اوحینا الیک اور اسی طرح ہم نے اگلے پیغمبروں کو وحی کی ہے تیری ولایت کے ذریعہ جو تمام انبیاءؑ کی ارواح کی روح ہے اور وحی کی مخزن اور اخذ جبرئیلؑ کی معدن ہے (جبرئیلؑ اسی معدن سے حاصل کرتے ہیں) اسی طرح ہم نے بھیجا روحـــاً۔روح کو وہی ولایت مصطفےٰﷺ ہے جو مثل روح ہے تمام انبیاء اور اولیاء کی ارواح کو زندہ کرنے والی تمام علوم کی تعلیم دینے والی ہے من امرنا ہمارے فرمان سے اور اس عطیہ سے پہلے۔ماکنت تدری ماالکتٰب و لاالایمان تو نہیں جانتا تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور وحی کیا ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھ کو تھی ولٰکن جعلناہ نورا ۔ولیکن ہم نے کیا ہے اس روح کو نور جو روشن ہے اور روشنی دینے والا ہے اسی نور کے ذریعہ۔تو نے سب کو دیکھا اور جانا اور معلوم کیا اور وہ نور مسمّٰی ہے تمام اسماء سے اور موصوف ہے تمام اوصاف سے اور منزہ ہے تمام اشیاء سے اور کوئی مخلوق نہیں ہے اور نہ تھی اور نہ ہوگی اس نور (روح) کی خلقت [1] سے پہلے۔نھدی بہ من نشاء من عبادنا ہم تیرے اسی نور ولایت سے راہ دکھاتے ہیں فرشتہ کے واسطے کے بغیر جس کو ہم چاہتے ہیں ہمارے بندوں میں سے وہ شخص مخصوص ہے خاص بندوں سے جس کا خطاب مہدیؑ ہے مہدیؑ کی نقل سے ثابت ہوا ہے کہ من نشاء کا من خاص ہے۔

اور اگر مصدق صاحب تصدیق چاہے کہ مہدی کا لفظ قرآن میں تلاش کرے تو کہہ دے کہ لفظ نھـــدی کا لفظ جمع متکلم ہے فعل با فاعل بہٖ کا با جار ہا مجرور نھدی کے متعلق ہیں اور من مفعول ہے۔نھدی کا اِس (من) کو بعینہ مھدی کہتے ہیں۔ اور ابجد کے حساب کے قاعدہ سے نھـــدی کے حروف کے اعداد بعینہٖ مہدی مشددہ کے حروف کے اعداد کے موافق نکلتے

---

[1] چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اول خلق اللّٰہ نوری سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ میرا نور ہے۔نیز فرمایا علیہ السلام نے اول ماخلق اللّٰہ روحی سب سے پہلی چیز جس کو اللہ نے پیدا کیا وہ میری روح ہے (ملاحظہ ہو تسویت الخاتمینؑ مولفہ حضرت مجتہد گروہؓ)

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے آنحضرتؐ کی نعت شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ

بلند آسماں پیش زادت خجل تو مخلوق و آدم ہنوز آب و گل

(ملاحظہ ہو بوستان)

https://theimammehdi.com

ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس دریافت کروعالموں سے اگر تم نہیں جانتے۔

جان اے مصدق کہ اُمت مرحومہ کے علماء نے محمدؐ کے نامِ مبارک میں کس قدر فکر کیا ہے۔

انا وعلیٰ من نور واحد ۔کی حدیث کے معنی میں غور کر کے اس سے محمدؐ اور علیؓ کا نام کس طرح نکالا ہے۔اولاً اللہ کے حروف کو پھیلا دیا مثلاً۔

الف ولام ولام وہا اس کے بعد اِن چاروں حرفوں کے پہلے حروف کو گرادیا تو الف سے علیؓ کا نام اور لام سے محمدؐ کا نام حاصل ہوا یہ نتیجہ علم جفر کے قاعدہ کی رو سے نکلا ہے۔جان اے مصدق کہ مہدی کا نام اقسام مذکورہ کی جہت سے بسط و حذف کے بغیر لفظ **نھدی** سے حاصل ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔اختلاف نہیں کیا اُن لوگوں نے جن کو کتاب دی گئی مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ۔امام مہدیؑ سے منقول ہے (آپؑ نے فرمایا) کہ اس اہل کتاب سے اس اُمت کے مختلف مذاہب رکھنے والے علماء مراد ہیں اور بینہ سے مہدیِ موعودؑ کی ذات مراد ہے یعنے ظہورِ مہدیؑ سے پہلے تمام فرقے مجی مہدیؑ اور اتباع مہدیؑ کے متعلق متفرق اور مختلف نہیں تھے اور جو لوگ خود کو اہل القرآن جانتے اور مختلف مذاہب رکھتے ہیں وہ سب مجی مہدیؑ اور اتباع مہدیؑ پر متفق تھے اور تہتر فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ جانتا تھا کہ مہدیؑ کی بعثت اس کے موافق ہوگی جس پر ہمارا اتفاق ہے۔اور ان میں کا ہر فرد یہ خیال رکھتا تھا کہ جس وقت مہدیؑ آئے گا تو ہماری خواہش کے موافق ہوگا اور ہماری رائے کو درست رکھے گا۔

مگر جب بینہ جس کا نام مہدی ہے ان پر مبعوث ہوا تو سب کے سب مختلف ہو گئے مانند قول اللہ تعالیٰ کے۔اور نہ جھگڑا ڈالا اس میں مگر بعد اس کے کہ آیا ان کے پاس بینہ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جب آیا اس کے پاس معجزے لے کر تو کہنے لگے یہ تو جادو ہے صریح۔

کسی نے کہا کہ مہدیؑ بادشاہ ہوگا اور کسی نے کہا کہ غار سے آئے گا اور مال بہت دے گا اور ابر سایہ کرے گا فرشتہ ندا کرے گا ہذا مہدیؑ ہذا مہدیؑ اور خشک درخت سبز ہو جائیں گے اور ایسے بہت سے اختلافات پیش کئے۔ان میں سے کوئی تو ایمان لایا اور کسی نے کفر کیا۔تو ہدایت دی اللہ نے ایمان والوں کو اس حق بات کی جس میں وہ جھگڑتے تھے۔اپنے حکم سے، اور اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی۔یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔اسی طرح صاحبِ تاویلات نے ذکر کیا ہے ظہور ولایت کے زمانہ کے متعلق۔**وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین** اور حکم نہیں دیئے گئے ہیں آنحضرتؐ کی زبان سے مگر یہ کہ خدا کی بندگی کریں اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے یعنے جو کام کہ کیا جائے اللہ کے لئے فنا فی اللہ ہونے اور اللہ کے ساتھ رہنے کے لئے کیا جائے (اس صفت سے متصف

ہونے کے لئے) ظاہر میں کامل توکل کریں باطن میں ہمیشہ اللہ کی طرف متوجہ رہیں اور پاک رہیں۔ حنفاء۔ ماسویٰ اللہ سے منہ موڑ کر محض خدا کے ہو رہیں۔ اور قائم رکھیں نماز کو اس لئے کہ ہمیشہ کے لئے فرض کی گئی ہے اور ادا کریں مال کی زکوٰۃ کیونکہ یہ بھی ہمیشہ کے لئے فرض کی گئی ہے۔ فرمان خدا ''اللہ کا ذکر کرو کھڑے بیٹھے اور لیٹے ہوئے'' کے حکم سے اور ادا کریں مفروضہ زکوٰۃ کو یعنے خواہشات سے نفس کو پاک رکھیں۔ اور غیر اللہ کے خطرہ سے دل کو صاف رکھیں و ذالک دین القیمۃ اور یہی ہے ٹھیک اور سچا دین (دین اسلام یہی ہے) جو خاتم ولایت یعنی مہدیؑ کے زمانہ میں ظاہر ہوا ہے۔ ولایت مصطفیٰ ﷺ (مہدیؑ) کا خاصہ ہے۔ چنانچہ نبوت کا لوازمہ نبیؐ کے دعوئے نبوت کے ظہور کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ مانند قول اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ کی طرف سے پڑھتا ہے پاک صحیفے جس میں درست احکام لکھے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الٓرٰ۔ کتٰب احکمت ایٰتہٗ (جزء ۱۱، رکوع ۱۷) نقل ہے امام مہدیؑ نے اس آیت کو اس طرح بیان فرمایا انا اللّٰہ اریٰ وَاُریٰ یعنے میں خدا ہوں دیکھتا ہوں اور دیکھا جاتا ہوں ان مذکورہ قسموں کے ساتھ فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں مضبوط کی گئی ہیں محمد رسول اللہؐ کی زبان سے پھر اس کتاب کے معنی مفصل طور پر مہدیؑ کی زبان سے بیان کئے جائیں گے من لدن حکیم خبیر یہ بیان کرنا اس کا (مہدیؑ کا) خدا کے پاس سے جو حکیم ہے۔ ثابت ہے جو کچھ کہ اس احکم الحاکمین کی حکمت میں آوے (حکمت کے مطابق ہو) اسی کا تصور کرنا چاہیئے۔ خاص خواص (خلفاء اللہؐ) کے سوا دوسرے پر کتب سماویہ کی موافقت اور شہادت کا اطلاق نہیں کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو شخص اس کا انکار کرے فرقوں میں سے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ محمدؐ اور صاحب فرمان (مہدیؑ) کے سوا دوسرے کے لئے روا نہیں اور فلاتک فی مریۃ منہٗ پس اے محمدؐ تو اُس مہدیؑ کی بعثت سے شک میں مت ہو جس کا وعدہ تیرے ذریعہ کیا گیا ہے کے مطلب سے یہ بات درجۂ یقین کو پہنچ گئی کہ مظہر نبوت کے سوا اور ایک مظہر ہے (جس کے متعلق فرماتا ہے اے محمدؐ تحقیق کہ وہ وعدہ جو تیرے پروردگار کی طرف سے کیا گیا ہے حق ہے ولیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے)۔ اِن حاضر و غائب ضمیروں سے ثابت ہوا کہ یہ دو مظہر ہیں ایک حاضر اور دوسرا غائب جس کو اللہ تعالیٰ نے اِس شرف و مراتب سے یاد کیا اس کا نام صراحت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ قرآن میں معناً پوشیدہ ہے چنانچہ کشف الحقائق میں بیان کیا ہے کہ اگرچہ مہدیؑ کا نام قرآن میں صراحت کے ساتھ نہیں ہے لیکن ضمناً و کنایۃً مذکور ہے چونکہ اکثر لوگ مہدیؑ پر ایمان نہیں لائے لہذا ثابت ہوا کہ آیت ہذا (ثم فصلت من لدن حکیم خبیر) مہدیِ موعودؑ کے حق میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و کذالک اوحینا الیک روحامن امرنا۔ یعنی اور اسی طرح ہم نے عطا کیا تجھ کو ایک ولایت خاص جو روح کے مانند طالبان مولیٰ کے دلوں میں ہے اور وہی ولایت خاص فیض نبوت کے مانند ہے۔ تو نہیں جانتا

تھا کہ قرآن کیا چیز ہے اور نہ ایمان کی معرفت تجھ کو تھی ولیکن منور کو عین نور کیا ہے یعنے نبوت کا نور جو لطیف تھا اس کو ولایت کے نور سے زیادہ لطیف کر دیا ہے۔ نھدی بہ من نشاء من عبادنا ۔ہم اپنے بندوں میں سے جس کسی کو چاہتے ہیں تیرے اس نور ولایت سے (اپنی طلب ومحبت کا) راستہ دکھاتے ہیں اور اس نور ولایت کا خاتم مہدیِ موعودؑ ہے جو پوشیدہ نہیں۔ انک لتھدی الٰی صراط مستقیم اور بیشک تو ہدایت کرتا ہے۔ صراط مستقیم کی جانب (خدا کی طلب ومحبت کی جانب)

ونیز لفظ نھدی اور مہدیؑ کے اعداد ابجد کے قاعدہ کے حساب سے مساوی ہیں اس لئے کہ لفظ مہدیؑ میں یای مشدد سے اس کی وجہ یہ ہے کہ مہدیؑ دراصل مہدوی“ تھا واؤ کو یای سے بدل کر اس کے ماقبل کو کسرہ دیئے اس لئے کہ جب ایک کلمہ میں واؤ اور ی جمع ہو جائیں اور اِن میں کا پہلا ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدل کری کو ی میں ادغام کرتے ہیں بدیں وجہ نھدی عین اس مہدیؑ ہے۔ اسی طرح مہدیؑ کے معنی کے لحاظ سے محمدؐ کا نام مہدیؑ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ کا قول جو نھدی ہے اس کا مفعول بہ مھدی ہے۔ اے بھائی تو اس بات کو قبول کر تعجب مت کر۔ چونکہ محمدؐ کو احمد کہتے ہیں اور احمد کا نام فارقلیط کے معنی سے نکالتے ہیں کیونکہ کتاب کا لفظ فارقلیط ہے پس ہم نے مہدیؑ کے نام کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے اس سے بعید نہیں۔

اور نیز محمدؐ کا نام محمود ہے اگر چہ قرآن سے پہلے انبیاءؑ کے کتب میں اس کا ذکر نہیں لیکن چونکہ مخبر صادق (رسول خداؐ) کی زبان سے ثابت ہوا ہے اٰمنا وصدقنا۔

نیز اس دلیل سے کہ محمدؐ اور محمود کے درمیان باب مجرد ومزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں جو محمد ہے وہی محمود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا ”جس کو اللہ ہدایت دے وہی ہدایت پاوے“۔ میں مہدی ومہتدی کے درمیان بھی باب مجرد ومزید فیہ کے سوا کوئی فرق نہیں۔

نیز یھد کے لفظ میں اس فعل کی اضافت خالص بے واسطہ اللہ کی ذات سے ہے اور بے واسطہ اس شخص کے متعلق کہا جاتا ہے جس کو اللہ کے سوا کسی کا واسطہ نہ ہو وہ شخص محمدؐ ہے سب کو محمدؐ کا واسطہ ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مومنین میرے نور سے ہیں۔ یعنے تمام انبیاءؑ اور اولیاءؒ مخلصین۔ لیکن خاتم نبوت کو بھی آپؐ ہی کی ولایت کا واسطہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میں اللہ کے نور سے ہوں بلکہ فرمایا کہ میں اللہ سے ہوں۔ پس وہ ولایت محمدیؐ ہے اور اس کے خاتم مہدیِ موعودؑ ہیں اور اگر چہ وہ دونوں (نبوت اور ولایت کے) راستے پیغمبرؐ سے صادر ہوئے تاہم اس تفصیل کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ وہ (نبوت) نبوت کے زمانہ میں تھی اور یہ (ولایت) ولایت کے زمانہ میں ہے اسی لئے

آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ولایت افضل ہے نبوت سے۔اور فرمان رسولؐ کے موافق کہا ہے صاحب فصوص نے فصوص میں اور شارح فصوص نے نصوص میں جو کہا کہ۔تمام رسول علم حاصل کرتے ہیں خاتم رسولؐ سے اور خاتم رسل علم حاصل کرتا ہے اپنے باطن سے اس حیثیت سے کہ وہ باطن خاتم الاولیاء ہے مگر اس (امر ولایت) کو ظاہر نہیں فرمایا۔حاصل یہ کہ تمام رسول اور اولیاء اس کو (خدا کو) دیکھتے ہیں خاتم الاولیاء کی مشکوٰۃ سے۔

پس مہدیؑ کا ذکر اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کے ساتھ کیونکر نہ ہو۔

چنانچہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مصطلح و معروف محمد ہے اگر چہ کہ توریت وانجیل میں ظاہر نہیں۔اسی طرح مہدیؑ کا نام لفظ ہُدیً میں پوشیدہ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اگر تمہارے پاس آئے میری طرف سے ہدایت تو جو میری ہدایت پر چلا وہ نہ بھکے گا اور نہ تکلیف میں پڑیگا۔جان اے عزیز ہدیً مصدر ہے اس کے معنی بجز تاویل اور تفسیر کے درست نہیں ہوتے اور اس کی بہتر تفسیر یہ ہے کہ اس میں قرآن کے لفظ کی رعایت ملحوظ رہے اور رعایت مصدر کی اس کے صیغوں میں ہوتی ہے اور ہادی و مہدیؑ صیغے ہیں ہدیً کے لیکن ہادی ایک وجہ سے کہہ سکتے ہیں اور مہدی تمام وجوہات سے اس لئے کہ جس کسی کو پہلے راستہ دکھایا جاتا ہے اس کے بعد ہی وہ شخص رہنما ہوتا ہے بناءً علیہ مہدی مقدم ہوگا ہادی پر اور از روے معنی تقدیم مقدم پر لازم آتی ہے۔اور اگر چہ اس تقریر سے تمام دوستان خدا از روے لغت مہدی ہیں۔چنانچہ مہدی بھی ہادی ہے لیکن مہدیِ موعودؑ لفظاً و معناً و اصطلاحاً مشہور و معروف مہدی علیہ السلام کا خطاب ہے اور یہ بلغا و نصحا کی اصلاحات سے ہے کہ مشہور اور معروف کو چھوڑ کر لغوی اور معنوی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

نیز جیسا کہ احمد و محمد و محمود دراصل ایک ہیں اسی طرح ہادی و مہدی و مہتدی دراصل ایک ہیں حاصل یہ کہ بزرگانِ باخدا کی تصانیف اور تفاسیر میں مصطفیٰ کے نام کے متعلق جو لکھا گیا ہے اس کو انصاف کی نظر دیکھنے والا محمد اور مہدی کے مرتبہ کو پہچان سکتا ہے ورنہ معذور ہے۔الغرض چونکہ مہدیؑ کی ذات مصطفےٰؐ کا باطن اور خلاصہ ہے اور تمام انبیاءؑ و اولیاءؒ کے لئے فیض لینے کا ماخذ ہے لہذا بالضرور مہدی کا ذکر کتبہٖ و رسلہٖ میں لازم ہے چنانچہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے فرمان ہذا کے بیان میں ظاہر اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔یعنی اللہ ہر چیز پر احاطہ کیا ہوا ہے اپنے صفات سے مثل نورہ کمشکوٰۃٍ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاقچہ ہے۔اس کا بیان یہ ہے کہ محمدؐ کا سینہ طاقچے کے مانند ہے۔ فیھا مصباح اس طاقچہ میں ''عشق اللہ کی آگ کا چراغ ہے۔المصباح فی زجاجۃ اور وہ چراغ ایک شیشہ میں ہے۔ یعنی عشق ذاتی محمدؐ کے دل میں شیشہ کے مانند ہے۔کانھا کوکب دری۔گویا کہ وہ شیشہ چمکتا ہوا ستارہ ہے۔یعنی محمدؐ کے دل میں زہرہ اور مشتری کے مانند زیادہ روشن ہے۔یہاں تک خلیلؑ اسی آئینہ میں اللہ کا دیدار پائے ہیں لیکن چونکہ اتصال

احمدی قلب اورقالب کی آمیزش سے پاک تھا اس حضرت خلیلؑ کا تمیز تنزیہ کی طرف صعود کیا۔ اگر تم یہ کہو کہ وہ آئینہ حضرت ابراہیمؑ کی نبوت کا نور تھا تو ہم کہتے ہیں ہاں تھا لیکن جس وقت تمام انبیاءؑ کی نبوت کا نور مصطفیٰ ﷺ کے نور نبوت سے وجود میں آیا ہے تو حقیقت میں وہی موجود ہوگی۔ یوقد من شجرۃ مبارکۃ وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک مبارک درخت سے۔ پس دلیل اس کی دوسری آیت سے یہ ہے (کہ اللہ تعالیٰ نے بنایا تمہارے لئے درخت سبز سے آگ کو پس یکا یک تم روشن کرتے ہو) اشارہ اسی طرف ہے زیتونۃ لا شرقیۃٍ ولا غربیۃٍ۔ وہ درخت زیتون ہے نہ مشرقی ہے نہ مغربی ہے۔ شجرۂ مبارک ولایت خاص ہے یعنی خالص تجلی ذات ہے جو منزہ ہے طلوع ہو کر چمکنے اور ڈوبنے سے اور وہ پاک ہے زیادتی اور نقصان سے۔ یکاد زیتہا یضی ویو لم تمسسہٗ نار قریب ہے کہ اس درخت کا تیل روشن ہووے۔ اگر چہ اس کو آگ نہ بھی چھوئے۔ یعنی ذات حق تعالیٰ کی کمال حجت کی معرفت جو مصطفیٰ ﷺ کو ہے وہی ولایت مصطفیٰ ﷺ ہے جو رسالت کے ذریعہ ابراہیمؑ کی زیرکی (ہوشیاری) کے مانند ظہور فرمائے گی۔

پس جس وقت کہ نور نبوت نے نورِ ولایت کو لے لیا تو۔ نور علیٰ نور۔ نورٌ علیٰ نور ہوگیا۔ معنی اس چراغ کو ایسا شیشہ بادعدم سے محفوظ رہنے کے لئے مل گیا تو ایک نور الطف لطیف وجود کے ساتھ موجود ہوگیا اور قدرت اپنی وحدت کے ساتھ جوش مارنے لگی اور نور نار اللہ بن کر بغیر کسی پردہ کے نہاں اور پردہ محبان میں عیاں ہوگیا۔

وہ بادشاہ اعظم دروازہ کو مضبوط بند کیا ہوا تھا
آدم کی گدڑی پہنکر یکا یک دروازہ سے باہر آگیا

یا مراد نبوت کے تیل سے ہے جو ولایت کے پھل سے نکلا ہے کیونکہ ہر ایک پیغمبر کو جب اُس کی ولایت کا درخت مکمل ہو کر ظہور نبوت کا پھل دیا یہ سب یھدی اللہ لنورہ من یشاء کا نتیجہ ہے یعنے اللہ اپنے نور کی معرفت کی طرف جس کو چاہتا ہے راستہ بتاتا ہے اور خدائے تعالیٰ لطیف ترین مقام اور چراغ اور آبگینہ اور درخت دُھن کو مثالاً بیان فرماتا ہے۔ اے اللہ رحمت نازل کر ہر دو محمد پر اور ہر دو محمد کی آل پر اور برکت نازل کر اور سلام بھیج اُس عدد میں جو تجھ کو معلوم ہیں۔

المرقوم ۲۳/ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ

ناقل ومترجم

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

سرپرست دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ

التماس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاجِ سراُمّ قرآن قدیم (از احقر دلاور)

مصدقان امام مہدیِ موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰہ والسلام سے التماس ہے کہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہؓ کا ہر رسالہ اور ہر مکتوب مصدقوں کے لئے کامل رہبر ہے قبل ازیں حضرت علیہ الرحمۃ کا مکتوب الموسوم بہ صلوٰۃ لیلۃ القدر اور رسالہ مجمع الآیات ہدیہ ناظرین کئے گئے ہیں اب تصدیق الآیات ملاحظہ میں پیش ہے نیز حضرتؓ کے مولفہ مندرجہ ذیل رسالوں کا ترجمہ ہو چکا ہے۔

(۱) الحجۃ۔ (۲) انوار العیون۔ (۳) لطمۃ المصدقین علی وجہ المکذ بین الموسوم بہ برہان المصدقین۔ (۴) شفاء المومنین۔ (۵) فضیلت افضل القوم۔ (۶) دلیل العدل والفضل۔ (۷) محکمات۔ (۸) تکمیل الایمان۔ (۹) معدن الآداب۔ (۱۰) افضل معجزات المہدی (باردوم)۔ مذکورہ بالا رسالوں اور بعض الآیات مولفہ حضرت شاہ خوندمیرؓ (مترجم) اور انصاف نامہ مولفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ (مترجم) اور سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ (مترجم) اور مطلع الولایت مولفہ حضرت بندگی میاں سید یوسف بارہ بنی اسرائیلؒ ابن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسنِ ولایتؒ مترجم کی اشاعت پیش نظر ہے حضرت عالم رحیم شاہ میاں صاحب قبلہؒ خلیفہ میاں سید یعقوب تو کلیؒ نے تحریر فرمایا ہے بزرگوں کے (صادقین متقین کے) وصال کے بعد قیامت قائم ہونے تک خصوصاً طالبانِ خدا کی نصیحت اور وعظ کے لئے ان کی بجائے ان کا کلام ہے جیسا کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد اندھیری رات میں آفتاب کی بجائے شمع و چراغ ہے عالم کی کارا جرائی کے لئے جب تجھ کو علم دین حاصل ہو تو خدا سے ڈر ماسوئ اللہ سے پرہیز کرو، ورنہ تو دین کا چور ہوگا نیز ڈاکو اور حیلہ گر ہوگا اگر کوئی شخص علم دین پڑھے اور اس میں عمل (عمل صالح) نہ ہو تو اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہیں۔

از

حضرت پیرومرشد سید دلاورؒ

https://theimammehdi.com

تصدیق الآیات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف سزاوار ہے اللہ کے لئے جس نے اپنے فضل سے کامل طور پر آیات کی تصدیق کی توفیق عطا فرمائی اور بُرائیوں کی معرفت کی تحقیق ہم کو اپنی رحمت خاصہ سے بخشی کہدے کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس سرفرازی سے ہمیشہ خوش رہیں اور درود نازل ہو مخلوق کے سردار محمدؐ پر اور امام مہدیِ موعودؑ صاحب زماں پر اور اُن دونوں کے اصحابؓ اور ان کی پیروی کرنے والوں پر قیامت تک حمد وصلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ سید قاسم ابن حضرت مرحوم میاں سید یوسف رحمتہ اللہ علیہ و نوراللہ مضجعہ نے جب مہدیؑ کے ثبوت کے دلائل لکھنے کا ارادہ کیا تو کہا اے عاقل مہدیِ موعود صلعم کی معرفت جملہ عقائد سے ہے اور جو احادیث کہ مہدیِ موعود صلعم کی علامات پر دلالت کرتی ہیں وہ سب احاد ہیں۔ اور شرح عقائد میں ذکر کیا ہے کہ خبر واحد اپنے تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن اعتقادیات میں معتبر نہیں اور عملیات میں بھی احادیث سے تمسک کرنا (دلیل لانا) غیر مجتہد کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ احادیث کے اقسام بہت ہیں مثلاً صحیح سقیم قوی ضعیف حقیقت مجاز ناسخ منسوخ اور ان کے مانند جیسا کہ علم حدیث سے یہ بات واضح ہے اور علماء سُنت و جماعت کے اتفاق سے اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو گیا ہے۔ پس اجتہاد کے بغیر ان احادیث سے اصول میں بحث کرنا عین جہالت گمراہی اور جھگڑا کرنا ہے۔ یعنے بعض احادیث سے مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا اجتماع معلوم ہوتا ہے اور بعض سے علیحدہ علیحدہ ہونا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ بنی عباس سے ہوں گے اور بعض سے اولادِ حسین سے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدیؑ کا خروج مغرب سے ہوگا اور بعض اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشرق سے خروج ہوگا اسی طرح مہدیؑ کے مقام ولادت وبعثت اور آپؐ کی علامات میں اختلافات ہیں پس کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جس میں تعارض نہو پس ان احوال کی بناء جب دو حدیثیں آپس میں متعارض ہوتی ہیں تو اُن کا حکم یہ ہے کہ ساقط ہو جاتی ہیں لیکن جو چیز احاد ظنی سے ثابت ہو اِس چیز کے ظاہر ہو جانے کے بعد احاد ظنی یقینی ہو جاتی ہے بلاشبہ مثلاً مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جس دن آجائے گا ایک نشان تیرے پروردگار کے تحت احاد ظنی سے ثابت ہے لیکن جب مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا اور اس کو لوگ دیکھ لیں گے تو زائل ہو جائے گا احاد ظنی کا ظن اور حاصل ہوگا یقین اور اسی طرح ہیں وہ تمام اخبار مغیبہ جن سے علماء نے نبیؐ کے معجزات کو ثابت کیا ہے ان کے ظاہر ہونے کے بعد پس معلوم ہوا کہ جب ایک امر مشترک کے موافق کا عمل ہو سکتا ہے تو یہ بات لازم ہے کہ ساری متعارض حدیثوں کو اس مشترکہ امر کی طرف رجوع کریں لیکن ان احادیث سے بھی مہدیؑ کی مجی

متواتر المعنی ثابت ہوتی ہے یعنی جو احادیث کہ مہدیؑ کی علامتوں اور آپؑ کی صفات کے متعلق آئی ہیں اگر چہ کہ وہ سب احاد اور متعارض ہیں ولیکن یہ بات کہ ایک شخص آخر زمانہ میں مہدیت کی دعوت کرے گا قطع نظر نفی واثبات کے بالتواتر ثابت ہے جیسا کہ قرطبی نے لایا ہے کہ نبیؐ سے مہدیؑ کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حدتواتر کو پہنچ چکی ہیں اوران کے راوی بکثرت ہیں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہا ہے کہ مہدیؑ کی علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف کیا اور علامات کے علم کو حوالہ کیا اس کے عالم یعنے خدائے تعالیٰ کے اور اس بات کی معتقد ہوگئی کہ مہدیؑ ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد سے اس کو پیدا کریگا اللہ جب چاہے گا اور مبعوث کرے گا اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے اور نکلے گا آخر زمانے میں اسی طرح علاّمہ سعد الدین تفتازانیؒ نے شرح مقاصد میں لایا ہے کہ علماء اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ مہدی امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی اولاد سے اللہ پیدا کرے گا مہدیؑ کو جب چاہے گا دین کی نصرت کیلئے۔ اسی طرح ذکر کیا ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں پس جس جمہور علماء اہل سنت و جماعت کا اعتقاد اس طرح کا ہے تو ان کے اعتقاد کے برخلاف علامات کو طلب کرنا بالکل فضول اور عین جہالت ہے اور سلف وخلف بلکہ کل مذاہب وملت کے اتفاق سے مہدیِ موعودؑ کی ذات حق ہے جیسا کہ تصریح کیا ہے صاحبِ تاویلات نے اللہ تعالیٰ کے قول کے تحت کہ نہیں تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے یعنی روگردانی کئے یا دین سے یا حق کی طرف پہنچنے کے راستہ سے مانند اہل کتاب کے اور یا روگردانی کئے حق سے مانند مشرکین کے اور مشرکین نہیں تھے علیحدہ ہونے والے اس ضلالت سے جس میں وہ مبتلا تھے یہاں تک کہ آیا اُن کے پاس بینہ یعنی حجت واضحہ جو مطلوب کی طرف پہنچانی والی ہو۔ اور یہ اس وجہ سے کہ مختلف فرقے یہود ونصاریٰ اور مشرکین کے جو اپنی نفسانی خواہشوں اور گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے آپس میں ایک دوسرے سے خصومت اور عناد رکھتے تھے اور ہر گروہ جس روش پر تھا اس کے حق ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے ملاقاتی کو اپنے دین کی طرف بلاتا تھا اور اپنے ملاقاتی کے دین کو باطل کی طرف منسوب کرتا تھا پھر وہ لوگ آپس میں متفق رہتے تھے کہ جس دین میں ہیں اس سے علیحدہ نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ نبی ظہور کرے جس کی اتباع پر توریت اور انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم پیغمبر موعود کی اتباع کریں گے اور ایک کلمہ پر رہ کر طریق حق پر اتفاق کریں گے اب بعینہٖ (ان بہتر فرقے والے) متفرق اہل مذاہب متعصبوں کا حال ہے اور ان کا انتظار آخری زمانہ میں مہدیؑ کے نکلنے کے متعلق اور اُن کا وعدہ کرنا مہدیؑ کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان بہتر فرقوں کے حال کو مگر حال اِن ہی فرقوں کا جو یہود ونصاریٰ ومشرکین سے مذکور ہوئے اور جبکہ مہدیؑ ظاہر ہوجائے گا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے پس حکایت کیا اللہ نے اُن کے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا اُن کا اختلاف اور اُن

کی آپس کی دشمنی مگر بعد اس کے کہ آ گیا اُن کے پاس بینہ (حجت واضحہ یعنی ولایت) مہدی علیہ السلام کے خروج کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا ہوا ہے کہ مہدیؑ اس کی خواہش کے موافق ہوگا اور اس کی رائے کو درست ٹھیرائے گا یہ اس کا وہم کرنا اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ دین حق سے پردہ میں ہے پس جب مہدیؑ اس کے خلاف میں ظاہر ہوگا تو اس کا کفر اور اسی کا عناد بڑھ جائے گا اس کا کینہ اور حسد سخت ہوجائے گا اور اس ذات (مہدیؑ) کی سچائی کی کسوٹی انبیاء علیہم السلام کا مصداق ہے (تمام انبیاءؑ میں جو صفات تھے وہ مجموعی حیثیت سے امامؑ میں موجود تھے) اور اُن کا (انبیاءؑ کا) باہمی توافق جمیع اُمت کا اقرار ہے انبیاءؑ کے اقوال افعال اور احوال کا توافق تصدیق کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ طوالع میں ذکر کیا گیا ہے پس آپ کی (آنحضرتؐ کی) تمام متواترہ سیرتیں اور صفاتیں مثلاً سچائی کی پابندی اور مدت العمر دنیا سے مُنھ موڑے ہوئے رہنا (ترکِ دنیا کئے ہوے رہنا) اور انتہا درجہ کی سخاوت کہ اپنے ایک دن کی قوت سے زیادہ روک نہ رکھا اور حد درجہ کی شجاعت کہ کبھی نہ بھاگا اور بہت بڑا رعب یوم احد کے مانند اور ایسی فصاحت کہ عرب عربا کے فصیح ترین خطیب آپ کے مقابلہ میں گونگے ہوگئے باوجود تکلیفوں اور مشقتوں کے اپنے دعوئے نبوت پر اصرار تونگروں سے بے نیازی فقیروں کے ساتھ تواضع یہ اخلاق پیغمبروں کے سوائے دوسروں میں نہیں ہوتے جو صفات آپ کی ذات میں تھیں وہ کسی غیر میں جمع نہ ہوئیں اور ان صفات کا آپ کی ذات میں جمع ہونا ایک بڑا معجزہ اور آپ کی نبوت پر ایک قوی تر دلیل تھا انتہی تو پھر مہدیِ موعودؑ کی مہدیت پر ان صفات کا آپ کی ذات میں جمع ہونا کس طرح دلیل نہوگا اور (امام ابو حامد محمد غزالی) نے مختصر الاحیاء میں بیان نبوت میں بعد اس کے کہ آپ کے عادات واخلاق کو گن کر بتایا ہے کہا ہے کہ یہ سب صفات کسی جھوٹے کے لئے متصور نہیں ہوسکتے اور نہ وہ (جھوٹا) ان صفاتِ حسنہ کا جامہ پہن سکتا ہے بلکہ آپؐ کے شمائل واحوال آپؐ کی سچائی پر دلیل ناطق ہیں یہاں تک کہ ایک جاہل اعرابی بھی دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے اگر آپؐ کی ذات مقدس میں صرف یہی اُمور ظاہرہ اخلاق حسنہ مذکورہ ہوتے تو آپؐ کو سچا نبیؐ سمجھنے کے لئے کافی تھے۔ انتہی۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ ان امور ظاہری کے سوا دوسری کوئی چیز اس پیغمبر میں نہ بھی ہوتی تو یہ امور ظاہری ہی کافی تھے یعنی از روئے شہادت پیغمبرؐ کی سچائی کے لئے کافی اور وافی ہیں پس مہدیؑ کی سچائی کے لئے بھی یہی امور اتمام صفات حسنہ کافی اور وافی ہیں اور تفسیر مواہب میں فرمانِ خدا ''ام لم یعرفوا رسولھم فھم منکرون'' کے تحت ذکر کیا کہ آیا نہیں پہچانا اُنہوں نے اپنے پیغمبرؐ کی امانت راستی حلم ووقار کرم مروت نیک خوائی اور کمال علم کی صفات سے جو پیغمبر میں باوجود کسی انسان سے تعلیم نہ پانے کے موجود تھیں پس واقعی یہ لوگ پیغمبر کا انکار کرنے والے اور پیغمبر کو نہیں پہچاننے والے ہیں یعنی منکروں نے اپنے رسول کی امانت داری سچائی بردباری وقار کرم مروت حُسن اخلاق اور باوجود کسی استاد کے پاس تعلیم نہ پانے کے علم کو نہیں پہچانا

پس یہ لوگ اس کے منکر ہیں اسی طرح قاضی نے انوار التنزیل میں کہا ہے حاصل یہ کہ تمام کتب عقاید وتفسیر میں ذکر کیا گیا ہے کہ انبیاءؑ کے اخلاق کسی خاص انسان کے دعوئے نبوت کی سچائی پر حجت قطعی ہوتے ہیں اور یہ سب اخلاق تمام وکمال مہدی علیہ السلام کی ذات میں پائے گئے۔

پس اے منصف کجی اور ظلم کے بغیر انصاف کی نظر سے دیکھ اور انصاف کر کہ دین مجسم انصاف ہے پس جب کوئی شخص محمدؐ کے (قول، فعل اور حال کی) موافقت کے ساتھ دعوئے مہدیت کرے تو مخلوق پر اس کی تصدیق فرض ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس کوئی رسول جو تصدیق کرتا ہو اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور اس کو مانو گے اور اس کی مدد کرو گے۔ آیت شریف **مصدق لما معکم** کے تحت امام ابو محمد نصر آبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی میں کہا ہے کہ **مصدق لما معکم** سے مراد **من الاقوال والافعال والاحوال بھکم الکتاب** ہے یعنی وہ رسول اپنے اقوال، افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق ہے اگر چہ یہ آیت قرآن میں ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کے لئے نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپؐ سے انبیاء سابقین پر جاری تھا چنانچہ ابو منصور ماتریدیؒ نے **مصدق لما معکم** کی تفسیر **مصدق لجمیع الانبیاء والمرسلین** ہی کی ہے یعنی وہ رسول تمام انبیاء ومرسلین کی تصدیق کرنے والا ہوتا ہے پس کوئی نبی اور کوئی اُمت اُسی کے موجب اور مقتضا دوہ چیز جس کو وہ واجب کردے اور وہ چیز جو اس کی چاہی ہوئی ہو کے موافق عمل کرنے پر مامور ہوتے ہیں اور جب ان کے پاس کوئی مرد صالح اقوال وافعال واحوال میں انبیاءؑ گذشتہ وحالیہ کے موافق ہو کر آئے اور پھر نبوت کا دعویٰ کرے تو ان پر اس کا قبول کرنا واجب ہو جاتا ہے پھر اُمت سے جو شخص شک وشبہ کرنے والا ہوتا ہے تو معجزہ طلب کرتا ہے اور جو شخص معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے تو اس کا ایمان قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان ابو بکرؓ کے۔ اس لئے کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے میں بدعی کے اخلاق ہیں ولیکن معجزہ کہ متعارض ہوتا ہے اس کا سحر یعنی معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونے کی حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں۔ لہذا جو شخص اخلاق کو نہیں مانتا معجزے کو سحر سے منسوب کرتا ہے پس نہیں ایمان لاتا ہمیشہ اور لیکن اُمت محمدیہ میں جب کوئی ولی موصوف ہو اخلاق انبیاء علیہم السلام سے کمال ولایت میں پھر وہ (ولی اپنے دعویٰ خلافت و مہدیت پر) اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے خطاب لائے (یہ کہے کہ مجھے اللہ کا حکم ہو رہا ہے اور رسول اللہؐ نے مجھے یہ فرمایا ہے) اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس حال میں کہ وہ ممکن ہو اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت اس کو بُرا نہ سمجھے تو خلق پر واجب ہے کہ اس کو (اس کے دعویٰ کو) قبول کرے اور اس کی تکذیب جائز نہیں کیونکہ اس کی زبان پر اس سے پہلے (دعویٰ سے پہلے) شرع کے خلاف کوئی بات ظاہر نہ ہوئی ہوگی اور اس کا سکر حالت ہوشیاری سے مخلوط اور ہشیاری اس پر

غالب ہوگی سکر محض نہ ہوگا (جذبہ حق میں محض مست نہ ہوگا) پس اس کی تکذیب انبیاءؑ میں سے کسی ایک کی تکذیب ہوگی کیونکہ اس کی تکذیب میں اس کی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے جو ایک واضح بات ہے اور اس کا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ روحِ رسول اللہ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب ظنی متعارض ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچتا ہے تو اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے پس اس کی ذات واجب التصدیق ہوگی کیونکہ انبیاء علیہما السلام کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا مگر ان ہی محمودہ خصائل کی وجہ سے جو انبیاءؑ سلف کے خصائل کے موافق ہیں پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہوگی اور وہ یعنی محمودہ خصلت اس ولی (مدعی مہدیت) میں موجود ہے پس تصدیق کے واجب ہونے کا حکم اس کے اوپر دور کرے گا (مدعی مہدیت کی تصدیق واجب ہوگی) اور یہ امر جو مذکور ہوا فقہ حنفیہ کے اصول میں سے ہے یہاں تک ہے کلام امام ابو محمد نصر آبادیؒ کا اور صاحب مواہب نے آیت ہذا و ذاقیل لھم الخ (اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس پر جو نازل فرمایا اللہ نے تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر جو اتارا گیا ہم پر اور کفر کرتے ہیں اُن کے ماسوا کا حالانکہ وہ سچا ہے تصدیق بھی کرتا ہے اس کی جو ان کے پاس ہے) کے تحت بیان کیا ہے اور اسی مقام سے ان کا (یہودیوں کا) توریت سے کفر کرنا لازم آتا ہے اس لئے کہ موافق توریت یعنی قرآن سے کفر کرنا توریت سے کفر کرنا ہے۔

اس لئے کہ جب ایک چیز دوسری چیز کے موافق ہو جائے تو پہلی چیز کے انکار سے دوسری چیز کا انکار ہو جاتا ہے۔ (کونکہ وہ دونوں چیزیں ایک دوسری کے موافق ہیں) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے تو پھینک دیا ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دیئے گئے ہیں اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے ہیں نہیں اور جب صلحا و فضلاء یعنی مشائخین و علماء مہدیؑ کے قائل ہو گئے تو منکرانِ مہدیؑ کی حجت باطل ہوگئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کے لوگ اللہ کو مان چکے اُن کی حجت باطل ہے ان کے پروردگار کے نزدیک اور ان پر غصّہ ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء الخ۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کافی ہے اللہ گواہ محمد اللہ کا رسولؐ ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہدے کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور وہ لوگ کہ جن کو کتاب کا علم ہے اور جب (مومنوں نے) قبول کرلیا اس حال میں کہ وہ موصوف ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کا تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے یعنے انبیاءؑ صدیقین شہدا اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو اطاعت کرے گا اللہ اور اس کے رسولؐ کی تو اللہ اس کو داخل کرے گا باغوں میں جن

کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے اور دونوں جہاں میں اللہ ہی کے لئے تعریف سزاوار ہے اور حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹو گے۔

(تمام ہوا رسالہ تصدیق الآیات کا رسالہ)

المرقوم ۲۷ محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

مکتوب حضرت بندگی میاں سید یعقوبؒ بن حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب عالی ومنصب معالی میاں سید میراں۔سید یعقوب کی طرف سے سلام فراواں وتحیّات بے پایاں مرسول ہے مطالعہ کریں مقصد وہ ہے کہ ان دنوں سُنا گیا ہے کہ بایزید خاں نے آپ سے تحقیق کی ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ تم نے حضرت میراں سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کو کس طرح قبول کیا ہے اور کس طرح تحقیق کی ہے ہم کو بھی معلوم کرنا چاہیئے اگر ایسا کہا ہے تو پس اس کو کہہ دینا چاہیئے کہ جیسا کہ ہم نے نبیؐ کی نبوت کی تحقیق کر کے قبول کیا ہے اسی طرح حضرت سید محمد مہدیِ موعود علیہ السلام کی مہدیت کی تحقیق کر کے قبول کیا ہے جو شخص حق کا متلاشی ہو اس کو چاہیئے کہ جو کچھ دشواری اور گرانی حضرت پیغمبرؐ کی نبوت کے باب میں یہود و نصاریٰ کو پیش آئی ہیں ان مشکلات کا حل لکھ کر مہدیؑ کی تصدیق کرنے والوں کے پاس روانہ کرے انشاءاللہ تعالیٰ مصدقوں کے ذریعہ یہاں کے مشکلات بھی اس کے لئے حل ہو جائیں گی والسلام۔

اگر کوئی پوچھے کہ میراں سید محمد مہدی علیہ السلام کی مہدیت کی تصدیق کی دلیل تمہارے پاس کیا ہے؟ تو جواب دینا چاہیئے کہ ہم نے مہدیؑ کے آنے کے وقت میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ مہدیؑ کا ظہور بیشک ایسے زمانہ میں ہوگا کہ مجتہدوں سے خالی ہو ہمارے علماء کے اتفاق سے اور نیز ہم نے دیکھا کہ ہمارا مرتبہ تقلید سے بالاتر نہیں اور کسی امر کے ثبوت اور رد کے لئے احادیث سے تمسک کرنا ہمارے لئے سزاوار نہیں اس لئے کہ یہ بات مجتہدوں سے خصوصیت رکھتی ہے اور اگر فرضاً وتقدیراً احادیث سے تمسک کرنے کو جائز بھی رکھیں تو احادیث کی تصحیح اور اس میں جرح وتعدیل اور محمول کرنا عبارت کا حقیقت یا مجاز پر ہمارے امکان میں نہیں اس لئے کہ جو لوگ (تمسک بالا حادیث میں) دُرِّ یتیم تھے وصف احادیث کے تعین میں غلطی کر گئے ہیں چنانچہ۔ابن ماصلاح جو احادیث میں امام تھے ابن جوزی کے جیسے علم حدیث کے مرد میدان پر طعن کرتے ہیں کہ ابن جوزی نے موضوعات میں تصنیف کی ہے حالاں کہ ان کے موضوع ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ ان کا ذکر ضعاف میں کیا جائے یہ روایت ارجوزہ میں جو اصول حدیث میں ہے مذکور ہے اسی طرح مفسروں کا اجماع ہے کہ نبیؐ کی قراءت میں شیطان نے القاء کیا جہاں کہ کہا یہ بت مرغان بلند پرواز ہیں ان کی شفاعت کی اُمید کی جاسکتی ہے کا ذکر وماارسلنا الأیة اور ہم نے تجھ سے پہلے کسی رسول یا نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو شیطان نے اس کی تمنا میں کچھ ڈال دیا۔کے بیان کے تحت کرتے ہیں حالانکہ اس روایت سے کوئی تفسیر خالی نہیں الا ماشاءاللہ اور محدثین اس القا کی روایت کے موضوع ہونے پر متفق ہیں یہاں تک کہتے ہیں کہ جس نے اعتقاد کیا القا کی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد قریب میں تمہارے لئے حدیثیں بہت ہوں گی پس تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ رد کرو۔

محدثین اس روایت کے موضوع ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کو زندیقوں نے وضع کیا ہے اسی طرح اصولیاں جب کہ دو روایتوں میں تعارج پیدا ہوا اور دونوں ساقط نہ ہوں تو مجتہد کو چاہیئے کہ قلب کی شہادت پر ان میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ کے بیان میں حدیث ہذا ڈرو مومن کی دانائی سے کیونکہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے پیش کرتے ہیں لیکن محدثین نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے نیز خاص وعام میں مشہور ہے کہ قرآن کے بعد زیادہ صحیح کتاب بخاری اور مسلم ہے باوجود اس کے ابن صلاح کہتے ہیں ان دونوں میں ضعیف روایتیں مروی ہیں۔ابن صلاح کا یہ قول ارجوزہ میں مذکور ہے اہل اختلاف کی روایت کے قبول کرنے میں اگرچہ مذہب صحیح یہ ہے اس کی روایت مقبول ہے اگر اعتقاد نہ رکھے احادیث وضع کرنے کا مانند خطابیہ کے اور ارجوزہ میں کہتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی کتاب شیعہ کی روایتوں سے بھری ہوئی ہے اور نیز بعضے احادیث جو ہدایہ میں مذکور ہیں ان پر بھی موضوع ہونے کا طعن کیا گیا ہے اسی طرح احیاء العلوم کی بعض روایتوں پر طعن کیا گیا ہے اس طویل بیان کا مقصد وہ ہے کہ انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ اس قدر اختلافات احتمالات کے باوجود ہم ایسے شخص کے دعویٰ کو (امام مہدیِ موعودؑ کے دعویٰ کو) کہ انبیاء علیہم السلام کے اوصاف سے موصوف ہے کس طرح رد کر سکتے ہیں پس ہم پر علماء کی تقلید ضروری ہوئی اور نبیؐ نے علماء کو دو وجہ پر بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ علماء انبیاءؑ کے وارث ہیں وہ جو رغبت نہیں کرتے دنیا کی اور جب دنیا کی رغبت کریں تو اِن سے پرہیز کرو اور اسی طرح فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ علماء اللہ کے امانت دار ہیں جب تک کہ بادشاہوں سے میل جول پیدا نہ کریں پس جب اِن سے میل جول پیدا کرلیں تو ان سے پرہیز کرو پس تحقیق کہ وہ دین کہ چور ہیں [1]، وہ دین کے چور ہیں، وہ دین کے چور ہیں اور رہزن ہیں بھی ان علماء کو فرمایا ہے پس ہم پر ضرور ہوا کہ دونوں قسم کے علماء کی تحقیق کرکے جو علماء کہ انبیاءؑ کے وارث ہیں ان کی تقلید کریں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو علماء مہدیؑ کے منکر ہیں دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور بادشاہوں سے میل جول رکھتے ہیں پس ہم مہدیؑ کی تصدیق کرنے والے علماء [2] کے احوال کو پاتے ہیں کہ دنیا و مافیہا کو ترک کرنے والے اللہ کی طلب رکھنے والے اللہ پر بھروسہ رکھنے والے شرعی زندگی بسر کرنے والے اللہ کے لئے دنیا سے

---

[1] امام حجۃ الاسلام محمد غزالیؒ نے اپنی کتاب مختصر الاحیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ:۔
اور جان جس نے دنیا طلبی کی رغبت کی اور ریاست کو قبول کیا اور آخرت سے مُنھ پھیرلیا تو وہ دین کا دجال اور شیاطین کے مذاہب کو قائم کرنے والا ہے وہ دین کا امام اس لئے کہ دین کا امام وہ ہے جس کی اقتدا کی جاتی ہے دنیا سے منھ پھیرنے اور خدائے تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے مانند انبیاءؑ صحابہؓ اور علماء سلفؒ کے۔

[2] حضرت عالم باللہؒ اپنے زمانے کے مصدق علماء کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔

پرہیز کرنے والے ہیں یہاں تک کہ پہنچے انبیاءؑ کی وراثت کوتو کیوں ہم اُن کی اتباع نہ کریں پس تو اس بات کو سمجھ اور انصاف کر رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا۔

المرقوم ۲۹ رمحرم الحرام ۱۳۶۱ھ

مترجم

حضرت مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحبؒ

سابق صدر دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ